بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

مجموعہ

# فتاویٰ بریلی شریف

مرتبین:

محمد عبدالرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ● محمد یونس رضا اویسی

مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرًا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

# فتاویٰ بریلی شریف

شریف

تاج الشریعہ حضرۃ العلام الحاج
الشاہ المفتی
**محمد اختر رضا**
قادری ازہری دام ظلہ علینا

استاذ الفقہاء عمدۃ المحققین
حضرت علامہ مفتی قاضی
**محمد عبد الرحیم**
صاحب بستوی مدظلہ العالی

مرتبین:

**محمد عبد الرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ○ محمد یونس رضا اویسی**

مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف


## زاویہ پبلشرز

6۔ مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور

فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

۲۰۰۴ء

بار اول ______ ۱۰۰۰

ہدیہ ______ 200 روپے

○

زیر اہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے
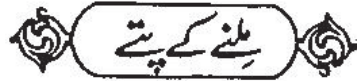
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۷۲۲۱۹۵۳-۰۴۲
- دارالاخلاص۔ ۴-۳ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار۔ پشاور شہر ۲۵۶۷۵۳۹-۰۹۱
- مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ ۲۳۷۶۹۹-۰۴۳۱
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (پرانی سبزی منڈی) کراچی ۴۹۱۰۵۸۴-۰۲۱
- مکتبہ عثمانیہ۔ رامتلائی روڈ۔ سیالکوٹ ۶۱۰۸۳۱۲-۰۳۰۰
- احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی ۵۵۵۸۳۲۰-۰۵۱
- مکتبہ المجاہد۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۹۱۱۷۶۳-۰۴۵۲۱
- مکتبہ چشتیہ۔ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا
- منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ضیاء مارکیٹ۔ سرگودھا ۷۲۱۶۳۰-۰۴۵۱

اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی'' (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۶۱) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر واقعی حاجت ہے اندیشۂ فتنہ اور خلوت نہیں ہے تو عورت کو اپنی آواز نامحرم کو سنانا جائز ہے تو اگر فون پر عورت کی آواز عورت ہی مان لی جائے اور حاجت ہے اور اندیشۂ فتنہ نہیں ہے تو فون پر عورت کا دوسرے مرد کو ضروری بات بتانا جائز ہوگا، عورتوں کو دینی تعلیم دینا فرض ہے اور لکھنا سیکھنا سکھانا مکروہ ہے۔ اس کی اصل کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھایا جائے یہ حدیث پاک ہے: عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أن النبي ﷺ قال لا تنزلوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة يعني النساء و علموهن المغزل وسورة النور اس حدیث کی بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔ حدیث پاک کا ترجمہ یہ ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم کرو۔ عورتوں کو کتابت منع میں حکمت و مصلحت یہ ہے فتاویٰ حدیثیہ کے حوالے سے امام اہل سنت اعلیحضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱۵۸ پر تحریر فرماتے ہیں: واخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود ايضا رضي الله تعالىٰ عنهما انه ﷺ قال مر لقمان على جارية فى الكتاب فقال يصقل هذا السيف أى حتى يذبح به وحينئذ فيكون فيه اشارة الى علة النهي عن الكتابة وهي ان المرأة اذا تعلمتها توصلت بها الى اغراض فاسدة وامكن توصل الفسقة اليها على وجه اسرع وابلغ واخدع من توصلهم اليها بدون ذلك لان الانسان يبلغ بكتابته فى اغراضه الى غيره مالم يبلغه برسوله ولان الكتابة اخفى من الرسول فكانت ابلغ فى الحيلة اسرع فى الخداع والمكر فلاجل ذلك صارت المراة بعد الكتابة كالسيف الصيقل الذي لا يمر على شي الاقطعه بسرعة فكذلك هي بعد الكتابة تصير لا يطلب

منہ شی الاکان فیھا قابلیۃ الی اجابتہ الیہ علی ابلغ وجہ اسرعہ اھ یعنی نیز امام ترمذی حکیم الامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں لکھنا سکھائی جارہی ہے فرمایا یہ تلوار کس کیلئے صیقل کی جاتی ہے؟ امام ابن حجر فرماتے ہیں اس حدیث میں علت نہیں کتابت کی طرف اشارہ ہے کہ عورت لکھنا سیکھ کر کچھ فاسق غرضوں کی طرف راہ پائیگی اور فاسقوں کو بھی اس تک رسائی کا بڑا موقع مل جائے گا جو لکھنا نہ جاننے کی حالت میں نہ ملتا کہ آدمی وہ بات لکھ سکتا ہے جو کسی کی زبانی نہ کہلا بھیجے گا نیز خط ایلچی سے زیادہ پوشیدہ ہے تو اس میں حیلہ و مکر کی بہت جلد راہ ملے گی لہٰذا عورت لکھنا سیکھ کر صیقل کی ہوئی تلوار ہو جاتی ہے...... اور عورتوں کو سورۃ یوسف کی تعلیم سے روکنے میں مصلحت یہ ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کا ذکر ہے اور زنان مصر کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ذکر ہے جب عورتیں اس کو پڑھیں گی تو ان کا فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ روح المعانی جلد ۱۳ ص ۱۷۳ پر ہے: سبب ذلک من افتتان امرأۃ ونسوۃ بابداع الناس جمالا و ینا سب ذلک عدم التکرار لم فیہ من الاغضاء والستر وقد صح الحاکم فی مستدرکہ حدیث النھی عن تعلیم النساء سورۃ یوسف واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

(۴) اگر متولی اہل بستی انتظامیہ نے پہلے سے طے کرلیا ہے کہ نکاح کے نذرانے میں اتنا روپیہ مسجد وغیرہ کو دینا پڑے گا تو ان کو نذرانہ سے لینا جائز ہوگا اور اگر پہلے طے نہ کیا اور بعد میں نذرانہ سے لیں اور امام صاحب نہ دیں تو زبردستی کریں یہ جائز نہیں اگر وہ لوگ ایسا کرتے ہیں تو ضرور گنہگار ہیں توبہ کریں واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ محمد یونس رضا الاویسی الرضوی